کیا تمباکو کا استعمال حرام ہے؟

31 مئی 2007ء کو عالمی سطح پر انسدادِ تمباکو نوشی کا دن منایا گیا۔ اس روز مختلف فلاحی تنظیموں اور اداروں کی طرف سے سیمینار منعقد ہوئے، جرائد و اخبارات میں خصوصی مضامین شائع کیے گئے اور الیکٹرانک میڈیا پر مختلف پروگرام نشر کیے گئے۔ کراچی میں منعقد ہونے والے ایک سیمینار میں لیکچرز، **Presentations** اور **Movies** کے ذریعہ تمباکو کے ذریعہ پیدا ہونے والی مہلک بیماریوں اور ہلاکت خیزیوں کو بڑے مؤثر انداز سے پیش کیا گیا۔ اِس سیمینار میں انجمن خدام القرآن سندھ کراچی کی طرف سے تمباکو کے استعمال پر قرآن وحدیث کی روشنی میں اجمالی طور پر جو گفتگو کی گئی، اُسے قدرے تفصیل کے ساتھ استفادۂ عام کے لیے تحریر کیا جارہا ہے۔

تمباکو کے استعمال کی مختلف صورتیں :

ہمارے معاشرے میں تمباکو کا استعمال کئی صورتوں میں بڑے وسیع پیمانے پر پھیل چکا ہے۔ اِس کی مختلف صورتوں میں سے ایک ہے سگریٹ، سگار، بیڑی، حقہ، چلم اور شیشہ کے ذریعہ تمباکو نوشی۔ دوسری صورت میں تمباکو والے پان، سپاری، چھالیہ، پان مصالحہ جات، گٹکا وغیرہ کی صورت میں تمباکو کو چبانا یا کھانا ہے۔ تیسری صورت نسوار کی ہے جسے منہ میں رکھ کر کچھ حصہ جذب اور کچھ حصہ وقفہ وقفہ سے تھوک دیا جاتا ہے۔ ایک اندازہ کے مطابق پاکستان میں 40 فیصد مرد اور 8 فیصد خواتین تمباکو استعمال کرنے کے عادی ہیں۔ 1998ء کے ایک جائزے کے مطابق، پاکستان کے شہریوں نے 56 کروڑ روپیہ تمباکو کے استعمال پر خرچ کیا۔ اب تو یہ سلسلہ مزید آگے بڑھ چکا ہے۔ تمباکو کے استعمال کی معاشرہ میں رواج پانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے ہاں فقہی اعتبار سے تمباکو کے استعمال کو حرام نہیں بلکہ مکروہ قرار دیا جاتا ہے۔

تمباکو کے استعمال کی شرعی حیثیت :

دورِ نبوی ﷺ میں تمباکو کے استعمال کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ یہی وجہ ہے کہ کسی حدیث سے اِس کے استعمال کی فقہی حیثیت کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔ تمباکو کی دریافت اور اس کا استعمال بعد میں شروع ہوا۔ فقہاء نے ابتداء میں یہ محسوس کرتے ہوئے کہ تمباکو کی تاثیر شراب کی سی نہیں ہے، اِسے حرام قرار نہیں دیا بلکہ مکروہ کے درجہ میں رکھا۔ البتہ جب تحقیق کے ذریعہ رفتہ رفتہ تمباکو کے انتہائی زہریلے اور مضرِ صحت اثرات سامنے آئے تو پھر اس کے استعمال کی حرمت پر بھی غور وفکر شروع ہوا۔ اب صورت یہ ہے کہ سعودی عرب کے سابق مفتیٔ اعظم عبدالعزیز بن باز (مرحوم)، جامع الازہر مصر کے ریکٹر ڈاکٹر احمد عمر ہاشم، عمان کے مفتیٔ اعظم شیخ احمد بن حماد الخلیلی اور 22 تا 25 مارچ 1982ء کو مدینہ منورہ میں ہونے والی عالمی اسلامی کانفرنس برائے انسدادِ منشیات کی طرف سے تمباکو کے استعمال کو حرام قرار دیا جاچکا ہے۔ اِس حوالے سے قرآن وحدیث کے دلائل حسبِ ذیل ہیں :

1- تمباکو کے ذریعہ چار ہزار کیمیکلز انسان کے جسم میں داخل ہوتے ہیں۔ اِن میں سے تقریباً پچاس زہریلے اثرات رکھتے ہیں۔ مثلاً تمباکو میں شامل نکوٹین، ٹار، کاربن مونو آکسائڈ، آرسینک بینزو پائیزین وغیرہ زہریلے اور مضرِ صحت اجزا ہیں۔ سگریٹ کے مقابلہ میں چبانے والی تمبا سے جذب ہونے والی نکوٹین، مقدار میں 3 سے 4 گنا زیادہ ہوتی ہے۔ یہ نکوٹین ہی وہ زہریلا مادہ ہے جو انسان کو تمباکو کے نشہ کا عادی بناتا ہے۔ پان کے ساتھ تمباکو کو خوشبو اور مٹھاس کے ساتھ پیش کرکے **sugar coated** کردیا جاتا ہے۔ بازار میں دستیاب پان مصالحہ جات کی قیمت کم رکھنے کے لئے اُن میں کپڑے کو رنگنے والے رنگ استعمال کیے جاتے ہیں جو زہریلے اثرات رکھتے ہیں۔ وہ رنگ زیادہ قیمتی ہونے کی وجہ سے استعمال نہیں کیے جاتے جن کا کھانا طبی طور پر انسان کے لئے مضرِ صحت نہیں۔ گٹکے کے ساتھ پسا ہوا شیشہ ملایا جاتا ہے جو اندر سے منہ کو زخمی کردیتا ہے۔ اب تمباکو زیادہ جذب ہوتا ہے اور استعمال کرنے والے کو زیادہ سرور ملتا ہے۔ انسانی صحت کے لئے مضر ہونے کی بنا پر تمباکو کے یہ اجزا اور لوازمات خبیث کے ذیل میں آتے ہیں۔ خبیث شے ہونے کی وجہ سے تمباکو کا استعمال خواہ کسی بھی صورت میں ہو حرام ہے کیونکہ ارشاداتِ باری تعالیٰ ہیں :

أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ (المائدۃ : 4)

''حلال کردی گئی ہیں تمہارے لیے تمام پاکیزہ چیزیں''۔

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ (الاعراف : 157)

''اور (نبی اکرم ﷺ) پاک چیزوں کو اُن کے لئے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو اُن پر حرام ٹھہراتے ہیں''۔

2- تمباکو کا استعمال کئی بیماریوں کا سبب ہے۔ کینسر کی سترہ اقسام ہیں جن کی وجہ تمباکو کا استعمال ہے۔ اِن میں منہ، جلد، جبڑے، حلق، سینے، پھیپھڑے، معدے، گردے، مثانہ وغیرہ کا کینسر شامل ہے۔ تمباکو کے استعمال سے پیدا ہونے والی دیگر بیماریوں میں سانس کی تکلیف (Asthma)، دانتوں اور منہ کی بیماریاں، دماغی امراض، قلب کے عوارض، نظامِ ہاضمہ کی خرابی وغیرہ شامل ہیں۔ تمباکو نوشی کے سب سے مضر اثرات پھیپھڑے پر پڑتے ہیں۔ دھوئیں سے پھیپھڑوں کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور ایک ایسی تہہ پھیپھڑوں پر جم جاتی ہے جو اُن مسام کو بند کر دیتی ہے جن سے پھیپھڑوں میں جذب ہونے والی تازہ ہوا خون میں شامل ہوتی ہے۔ خون صاف ہونے کا عمل رک جاتا ہے جس سے پورے جسم خاص طور پر دل و دماغ پر خطرناک اثرات مرتب ہوتے رہتے ہیں اور انسان کئی بیماریوں سے دوچار ہوتا ہے۔ دھویں کی وجہ سے پھیپھڑے کی elasticity متاثر ہوتی ہے اور انسان کو سانس باہر خارج کرنے میں دشواری محسوس ہوتی ہے۔ پھیپھڑا اللہ کی عطا کردہ وہ نعمت ہے جس کا نعم البدل انسان نہیں بنا سکتا۔ اِس کی باریک نالی ڈھائی کلومیٹر طویل ہوتی ہے اور اِس کے خلیہ اگر زمین پر پھیلا دیے جائیں تو ایک ٹینس کورٹ کے برابر کا surface area رکھتے ہیں۔ پاکستان میں اِس وقت سب سے زیادہ پھیپھڑے اور منہ کا کینسر عام ہے جو تمباکو کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ دل کی بیماری بھی انتہائی کثرت سے ہے اور اُس کی بھی ایک وجہ تمباکو کا استعمال ہے۔ ایک اندازہ کے مطابق ایک سگریٹ انسانی زندگی کے گیارہ منٹ کم کر دیتا ہے۔ پاکستان میں ہر سال تمباکو کے استعمال سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے ایک لاکھ افراد جاں بحق ہوتے ہیں اور پوری دنیا میں پچاس لاکھ۔ اگر حاملہ خاتون خود تمباکو کا استعمال کرتی ہے یا کسی اور کی تمباکو نوشی سے دھواں اُس کے وجود میں جاتا ہے تو اِس سے پیدا ہونے والے بچہ کے معذور ہونے یا خطرناک امراض میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ تمباکو کے اِن مضر اثرات کو جاننے کے باوجود اِس کا استعمال گویا خودکشی کے مترادف ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

وَلاَ تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (البقرۃ : 195)

''اور اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو''۔

بخاری، مسلم اور دیگر احادیث کی کتابوں میں یہ روایت موجود ہے کہ خودکشی کرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ بخاری شریف کی روایت ہے :

وَمَنْ تَحَسّٰى سُمّاً فَقَتَلَ نَفْسَهٗ فَسُمُّهٗ فِي يَدِهٖ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِداً مُخَلَّداً فِيْهَا اَبَداً

''جس نے کسی زہر کے استعمال سے خود کو ہلاک کیا تو (روزِ قیامت) وہ زہر اُس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیش اُسے استعمال کرتا رہے گا''۔

گویا تمباکو کا استعمال صرف دنیا کی تکالیف اور مصائب کا سبب نہیں بلکہ اِس کی وجہ سے انسان ہمیشہ ہمیش کی جہنم کے عذاب میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے، بقول شاعر :

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

3- سورۃ المائدۃ آیت 90 میں اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوئے کی حرمت کا ذکر اِس طرح فرمایا :

يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۞

''اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور فال کے تیر شیطان کے گندے کاموں میں سے ہیں سو اِن سے بچتے رہنا تا کہ کامیاب ہو جاؤ''۔

لفظ ''الخمر'' کے حوالے سے ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَّكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ (مسلم)

''ہر نشہ آور شے خمر ہے اور ہر نشہ آور شے حرام ہے''۔

اِس آیت میں لفظ ''الخمر'' کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت عمرؓ نے فرمایا :

وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ (بخاری، مسلم)

''خمر وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے''۔ (بخاری، مسلم)

گویا ''الخمر'' سے مراد صرف شراب نہیں بلکہ ہر نشہ آور شے ہے جو انسان کے ہوش و حواس زائل کر دے اور شراب کی طرح وہ شے بھی حرام ہے۔ ممکن ہے کوئی یہ کہے کہ ہمیں تو تمباکو کے استعمال سے نشہ نہیں آتا لیکن نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے :

مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُہٗ فَقَلِیْلُہٗ حَرَامٌ (ابوداؤد)

''جس شے کی زیادہ مقدار سے نشہ ہوتا ہے، اُس کی کم مقدار کا استعمال بھی حرام ہے''۔

-4 تمباکو کے استعمال کے لئے خرچ ہونے والی رقم پیسہ کا بیجا خرچ ہے جسے قرآنِ حکیم میں تبذیر کہا گیا ہے۔کسی ضروری کام پر ضرورت سے زائد خرچ کرنا اسراف کہلاتا ہے۔اسراف کرنے والوں کو بھی اللہ پسند نہیں فرماتا (الاعراف : 31) لیکن مال کا بلاضرورت خرچ تبذیر ہے جس کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے :

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ﴿﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّهٖ کَفُوْرًا ﴿﴾ (بنی اسرائیل : 26 - 27)

''اور مال بے جا نہ اڑاؤ۔ بے شک بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا ناشکرا ہے''۔

اِس آیت میں شیطان کو اپنے رب کا ناشکرا کہا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اُس پر اللہ نے بڑے انعامات کیے لیکن اُس نے رب کی نافرمانی کر کے اُس کی ناشکری کی۔اِسی طرح روپیہ پیسہ بھی اللہ کی ایک بڑی نعمت ہے جس سے انسان جائز ضروریات بھی فراہم کرسکتا ہے اور آخرت کے لئے توشہ وصدقۂ جاریہ کا سامان بھی کرسکتا ہے۔لیکن اِسی پیسہ کا بے جا خرچ کردینا اِس نعمت کی بہت بڑی ناقدری ہے اور ایسا کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا۔اِسی حوالے سے ارشادِنبوی ﷺ ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یَرْضٰی لَکُمْ ثَلَاثًا وَّیَکْرَہُ لَکُمْ ثَلَاثًا فَیَرْضٰی لَکُمْ اَنْ تَعْبُدُوْہُ وَلَا تُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا وَّاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَیَکْرَہُ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَۃَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ (مسلم)

''بے شک اللہ نے پسند کیا تمہارے لئے تین باتوں کو اور ناپسند کیا تمہارے لئے تین باتوں کو، پس اُس نے پسند کیا تمہارے لئے کہ تم اُس کی عبادت کرو اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور اُس نے ناپسند کیا تمہارے لئے زیادہ بحث کرنے اور زیادہ سوال کرنے اور مال ضائع کرنے کو''۔

مال اِس اعتبار سے بھی ضائع ہوتا ہے کہ جب تمباکو کے مضر اثرات سے انسان بیمار ہوتا ہے تو اِس کے علاج پر بھی وافر رقم خرچ ہوتی ہے۔ہمیں یہ حقیقت بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ ہمارے پاس جو بھی مال و دولت ہے وہ اللہ کی امانت ہے۔ہم اِس مال کو اپنے نفس کی خواہشات کے مطابق خرچ نہیں کرسکتے کیونکہ اللہ اس کے بارے میں ہم سے باز پرس فرمائے گا۔ارشادِنبوی ﷺ ہے :

لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حَتّٰی یُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِہٖ فِیْمَا اَفْنَاہُ وَ عَنْ شَبَابِهٖ فِیْمَا اَبْلَاہُ وَ عَنْ مَّالِهٖ مِنْ اَیْنَ اکْتَسَبَہٗ وَ فِیْمَا اَنْفَقَہٗ وَ مَا ذَا عَمِلَ فِیْمَا عَلِمَ (ترمذی)

''روزِ قیامت ابنِ آدم کے قدم ہل نہ سکیں گے جب تک اُس سے پانچ باتوں کے بارے میں پوچھ نہ لیا جائے: زندگی کے بارے میں کہ کہاں لگادی؟ جوانی کے بارے میں کہ کہاں کھپادی؟ مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا؟ اور کہاں خرچ کیا؟ اور جو علم حاصل کیا اُس پر کتنا عمل کیا؟''۔

پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ ہمارے پاس موجود روپیہ پیسہ پوری سوسائٹی کی امانت ہے۔ اِس کا بے جا خرچ کردینا پوری معاشرے کی حق تلفی ہے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَکُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰہُ لَکُمْ قِیٰمًا (النساء : 5)

''اور بے عقلوں کو اُن کا مال جسے اللہ نے تم لوگوں کیلئے سببِ معیشت بنایا ہے مت دو''۔

-5 شریعت کی رو سے دوسروں کو تکلیف دینا حرام ہے۔تمباکو کے ذریعہ سے ایک شخص، اس کی بو اور دھوئیں کی وجہ سے، دوسروں کو تکلیف دیتا ہے۔ یہ بات تحقیق سے ثابت ہوچکی ہے کہ خواہ انسان خود سگریٹ پی رہا ہو یا کسی اور کے سگریٹ پینے سے اِس کا خارج کردہ دھواں جذب کر رہا ہو (جسے **passive smoking** کہتے ہیں) ،مضر اثرات دونوں کے ایک ہی طرح کے ہوتے ہیں۔ بلکہ خارج شدہ دھواں کئی متعدی بیماریوں کے پھیلنے کا ذریعہ بنتا ہے۔سگریٹ نوشی کرنے والے سب سے زیادہ نقصان اپنے قریب رہنے والوں یعنی بیوی یا شوہر، اولاد، دوستوں اور ساتھ کام کرنے والوں کو پہنچاتے ہیں حالانکہ یہ لوگ اُن کے حسن سلوک کے اوّلین مستحق ہیں۔گویا سگریٹ نوشی تو شراب نوشی سے بھی بڑا جرم ہے کہ اِس سے دوسروں کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ارشاداتِ نبوی ﷺ ہیں :

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَیَدِہٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا

نَهَى اللّٰهُ عَنۡهُ (بخاری)

''مومن وہ ہے جس کے ہاتھ اورزبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو چھوڑ دے اُس عمل کو جس سے اللہ نے روکا ہے''۔

لاَ ضَرَرَ وَلاَ ضِرَارَ (مسنداحمد)

''تکلیف نہ دو دوسروں کو اور نہ ہی اپنی ذات کو''۔

دوسروں کو تکلیف دینا ایسا گناہ ہے جو حقوق العباد کے ذیل میں آتا ہے اور اِس کی معافی اللہ کے ہاں سے اُس وقت تک نہیں ملتی جب تک وہ بندہ خود نہ معاف کردے جسے تکلیف پہنچی ہے۔ایک اور حدیثِ نبوی ﷺ ہے :

مَنۡ کَانَ یُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ فَلاَ یُؤۡذِ جَارَهٗ (بخاری)

''جو شخص اللہ اور آخرت پر یقین رکھتا ہوا ُسے چاہیئے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے''۔

پڑوسی صرف وہ نہیں ہوتا جس کا گھر ہمارے گھر کے ساتھ ہو بلکہ کسی محفل، کسی سواری، دفتر یا کلاس روم میں ساتھ بیٹھنے والا بھی پڑوسی ہے۔ایسے پڑوسی کو سورۃ النساء آیت 36 میں ''جار الجنب'' کہا گیا ہے اور اُس کے احترام کی بھی تلقین کی گئی ہے۔سگریٹ نوش ایسے ہی پڑوسیوں کو زیادہ تکلیف دیتا ہے۔

-6 بو پیدا کرنے والی اشیاء کھا کر مسجد میں جانا منع ہے، اِس سے نمازیوں اور فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

مَنۡ اَکَلَ مِنۡ هٰذِهِ الۡبَقَلَةِ وَ الثُّوۡمِ فَلاَ یَقۡرُبَنَّ مَسۡجِدَنَا فَاِنَّ الۡمَلاٰ ئِکَةَ تَتَاذّٰی مِمَّا یَتَاذّٰی مِنۡهُ بَنُوۡادَمَ (مسلم)

''جس نے کھایا پیاز اور لہسن پس وہ ہرگز مسجد نہ آئے کیوں کہ اِن کی بو سے فرشتوں
کو بھی ویسی ہی تکلیف ہوتی ہے جیسی انسانوں کو ہوتی ہے''۔

تمباکو استعمال کرنے والوں کی سانس اور لباس سے بو آتی ہے جس سے ساتھ نماز پڑھنے والے کو نہ صرف تکلیف ہوتی ہے بلکہ اُس کا خشوع وخضوع بھی متاثر ہوتا ہے۔

-7 نبی اکرم ﷺ کے ارشادات ہیں :

اَلطُّهُوۡرُ شَطۡرُ الۡاِیۡمَانِ (مسلم)

''صفائی ایمان کی شرط ہے''۔

اَلطُّهُوۡرُ نِصۡفُ الۡاِیۡمَانِ (الطبرانی)

''صفائی نصف ایمان ہے''۔

تمباکو کے استعمال سے منہ، دانت، بستر، کمرہ، کار یعنی ہر متعلقہ شے میں بو پیدا ہو جاتی ہے۔دانتوں کی گندگی سے دیکھنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے۔پان اور گٹکا کھانے والے بات کرتے ہیں تو گندے تھوک کے چھینٹے مخاطب پر پڑتے ہیں۔پیک تھوک کر ایسے لوگ جا بجا گندگی پھیلاتے ہیں۔یہی حرکت نسوار استعمال کرنے والے بھی کرتے ہیں۔اِس گندگی سے جراثیم پھیلتے ہیں جو لوگوں کے لئے مضرِ صحت ہوتے ہیں۔

-8 سگریٹ نوشی سے املاک کی تباہی کا اندیشہ ہوتا ہے۔بارہا کپڑوں، قالین، بستر، لکڑی کا فرنیچر جلتے ہوئے سگریٹ کی وجہ سے جل اُٹھتے ہیں جس سے عمارات آتش زدگی کا شکار ہو جاتی ہیں اور نہ صرف املاک کا نقصان ہوتا ہے بلکہ انسانی جانیں بھی ضائع ہوتی ہیں۔لہٰذا ایسا عمل کیونکر جائز ہوسکتا ہے جو مال وجان کے لئے خطرناک ہو۔

تمباکونوشی سے دیگر محرومیاں :

-1 تمباکو استعمال کرنے والے اچھے لوگوں کی صحبت سے محروم ہو جاتے ہیں۔تمباکو کی بو اور گندگی نیک اور پاکیزہ لوگوں کو اِن کے قریب آنے سے رکاوٹ بنتی ہے۔یہ بہت بڑی محرومی ہے۔ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

اِنَّمَا مَثَلُ الۡجَلِیۡسِ الصَّالِحِ وَالۡجَلِیۡسِ السَّوۡءِ، کَحَامِلِ الۡمِسۡکِ وَنَافِخِ الۡکِیۡرِ. فَحَامِلُ الۡمِسۡکِ، اِمَّا اَنۡ یُّحۡذِیَکَ، وَاِمَّا اَنۡ تَبۡتَاعَ مِنۡهُ، وَاِمَّا اَنۡ تَجِدَ مِنۡهُ رِیۡحاً طَیِّبَةً. وَنَافِخُ الۡکِیۡرِ، اِمَّا اَنۡ یُّحۡرِقَ ثِیَابَکَ، وَاِمَّا اَنۡ تَجِدَ رِیۡحًا مُّنۡتِنَةً (بخاری، مسلم)

''بے شک نیک ساتھی کی اور برے ساتھی کی مثال ایسی ہے جیسے کستوری اٹھانے والا اور آگ کی بھٹی دھونکنے والا۔پس کستوری اٹھانے والا یا تو تجھے

(کستوری) عطیہ دے دے گا یا تو خود اُس سے خرید لے گا (یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تب بھی) یا یہ کہ تو اُس سے پاکیزہ خوشبو پالے گا اور بھٹی دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا، یا پھر تو اُس سے بدبودار بو پائے گا"۔

صحبتِ	صالح	تُرا	صالح کند
صحبتِ	طالح	تُرا	طالح کند

-2 تمبا کو کا عادی عبادات میں کوتاہی کا مرتکب ہوتا ہے۔ مثلاً روزہ کی حالت میں وہ تکلیف محسوس کرتا ہے اور روزہ کی وجہ سے حاصل ہونے والی ایمانی کیفیات سے محروم رہتا ہے۔ پھر نفلی روزہ رکھنے کی ہمت ہی نہیں کر پاتا۔ اعتکاف کی حالت میں بلا ضرورت مسجد سے نکلنا ممنوع ہوتا ہے۔ سگریٹ کے عادی لوگ عین اعتکاف کے دوران مساجد کے ٹوائلٹس یا وضو خانہ میں سگریٹ نوشی کر کے اپنے اعتکاف کو خراب اور مسجد کے تقدس کو پامال کر رہے ہوتے ہیں۔ مساجد کے ٹوائلٹس میں سگریٹ نوشی سے دھواں اندر بھر جاتا ہے اور بعد میں ٹوائلٹ استعمال کرنے والوں کو شدید اذیت پہنچتی ہے۔

-3 تمبا کو کا عادی دینی محافل میں استفادہ سے محروم رہتا ہے۔ محفل کا دورانیہ طویل ہو جائے تو آدمی بے چینی محسوس کرتا ہے اور بعض اوقات محفل چھوڑ کر اپنی ضرورت پوری کرتا ہے۔

-4 نشہ آور شے نہ ملے تو بد اخلاقی، دوسروں سے مطلوبہ شے مانگنے، قرض مانگنے، چوری کرنے یا بھیک مانگنے تک نوبت آجاتی ہے۔

-5 بندہ اللہ کے بجائے سگریٹ کا غلام بن جاتا ہے۔ ایسے اعمال سے اُسے سگریٹ روک دیتا جن سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ اُسے اللہ کے ذکر سے نہیں بلکہ سگریٹ پینے سے سکون ملتا ہے۔ اللہ کو تو قوی مومن پسند ہے جبکہ تمبا کو انسان کو کمزور کرتا ہے۔ اللہ پسند فرماتا ہے کہ بندہ اُس کی راہ میں مشقتیں اٹھائے اور کوئی محبت یا کمزوری اِس معاملہ میں رکاوٹ نہ بنے لیکن کسی بھی شے کا نشہ یا اُس کا استعمال ایک کمزوری بن جانا انسان کو اللہ کی راہ میں مشقت اٹھانے سے محروم کر دیتا ہے۔

-6 تمبا کو استعمال کرنے والا دوسروں اور خاص طور پر بچوں اور شاگردوں کے لئے ایک غیر سنجیدہ مثال بن جاتا ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

اَلا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ (بخاری، مسلم)

"جان لو کہ تم میں سے ہر اک نگران ہے اور اُس سے اُس کے ماتحت لوگوں کے بارے میں سوال ہوگا"۔

گویا والدین اور اساتذہ کی ذمہ داری ہے کہ اولاد اور شاگردوں کی علمی و عملی تربیت کریں جبکہ تمبا کو کے استعمال سے صورت برعکس ہو جاتی ہے۔ بعض بچے والدین اور اساتذہ کی تقلید میں سگریٹ نوشی کے عادی ہو جاتے ہیں۔

تمبا کو سے متعلق فتویٰ:

مندرجہ بالا دلائل کی بنیاد پر فتویٰ دیا گیا کہ:

تمبا کو سے متعلق فصلوں کی کاشت، تمبا کو کو قابلِ استعمال بنانا، درآمد کرنا، برآمد کرنا، بیچنا، استعمال کرنا، کسی کو پیش کرنا حرام ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدۃ: 2)

"اور نیکی اور تقویٰ کے کام میں تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی کے کام میں تعاون مت کرو"۔

فقہی اعتبار سے یہ اصول طے شدہ ہے کہ جو شے حرام ہے اُس کی قیمت لینا بھی حرام ہے۔ ابوداؤد میں روایت شدہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ الْخِنْزِيْرَ وَثَمَنَهٗ

"بے شک اللہ نے حرام کیا شراب کو اور اُس کی قیمت لینے کو اور مردار کو اور اُس کی قیمت لینے کو اور خنزیر کو اور اُس کی قیمت لینے کو"۔

جو لوگ بھی تمبا کو کے کاروبار میں ملوث ہیں یا تمبا کو سے متعلق کمپنیوں میں کام کرتے ہیں، انہیں چاہیئے کہ ایسا کام فوراً چھوڑ دیں اور توبہ کر لیں تا کہ اُن کی زندگی اور

موت دونوں ان کے لئے باعثِ راحت ونجات ہوں۔

تمباکو کے استعمال کے لئے پیش کیے جانے والے جواز :

-1 تمباکو سے ہمارا نظام ہاضمہ ٹھیک رہتا ہے، اِس سے ہماری قبض کی شکایت دور ہوجاتی ہے اور رفعِ حاجت میں سہولت ہوتی ہے۔

جواب : قرآن حکیم میں شراب اور جوئے کے حوالے سے ارشاد ہوا :

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا اِثْمٌ كَبِيرٌ وَ
مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا (البقرۃ : 219)

''(اے پیغمبر) لوگ آپؐ سے شراب اور جوئے کا حکم دریافت کرتے ہیں تو کہہ دیجئے کہ اُن میں نقصان بڑے ہیں اور لوگوں کیلئے کچھ فائدے بھی ہیں مگر اُن کے نقصان فائدوں سے کہیں زیادہ ہیں''۔

اِسی طرح تمباکو کے استعمال کے فوائد وقتی اور جھوٹی تسلی دینے والے ہیں جبکہ اس کے نقصانات انتہائی اذیت ناک اور جان لیوا ہیں۔ انسان نظامِ ہاضمہ کی درستگی اور قبض دور کرنے کے لئے دیگر ادویات بھی استعمال کرسکتا ہے۔

-2 میں صرف ایک سگریٹ پیتا ہوں۔ اس سے کیا نقصان ہوگا؟

جواب : نبی اکرم کا ارشاد ہے کہ ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ اگر زیادہ استعمال سے نشہ ہوتا ہو تو اُس کا قلیل استعمال بھی حرام ہے (ابوداؤد)۔ جن لوگوں کو بھی سگریٹ کے نشہ کی عادت پڑ گئی وہ ابتدا ایک ہی سگریٹ سے کرتے ہیں۔ کسی دوست نے پیش کر دیا کہ کیا ہوگا ایک سگریٹ سے؟ پی لو! بعد میں وہ عادی ہوگئے۔ جہاں تک نقصان کا تعلق ہے تو وہ ایک سگریٹ سے بھی پہنچ سکتا ہے۔ ہر انسان کی جسمانی ساخت مختلف ہوتی ہے اور اُس میں زہریلے عناصر کے خلاف مزاحمت کی قوت بھی مختلف ہوتی ہے۔ ممکن ہے کسی کو روزانہ دس سگریٹ پینے سے بھی ایسا نقصان نہ ہو جو صرف ایک پینے والے کو ہو جائے۔

-3 فلاں صاحب 30 سال سے سگریٹ پی رہے ہیں۔ اُن کو تو کچھ نہیں ہوا۔

جواب : تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ تمباکو استعمال کرنے والے ہر دو افراد میں سے ایک کو مہلک بیماریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اِس کی وجہ ہر انسان کے جسم کی زہریلے عناصر کے خلاف قوتِ مزاحمت سے ہے۔ یہ مزاحمت کسی میں کم اور کسی میں زیادہ ہوتی ہے۔ بہر حال تمباکو استعمال کرنے والوں کے لئے مہلک بیماریوں سے دوچار ہونے کا خطرہ %50 ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ آپ فلاں گولی استعمال کیجئے اِس سے آپ کی دماغی صلاحیت بہت بڑھ جائے گی، البتہ 5 فیصد امکان ہے کہ اِس سے آپ کے دماغ کی شریان پھٹ سکتی ہے۔ کیا ہم یہ 5 فیصد خطرہ مول لینے کے لئے تیار ہوں گے؟ سگریٹ نوشی میں تو مہلک بیماریوں سے دوچار ہونے کا خطرہ 50 فیصد ہے۔

-4 تمباکو کے استعمال سے ہمیں سکون ملتا ہے اور طبیعت تروتازہ ہوجاتی ہے۔

جواب : تمباکو خود ہی ایک درد دیتا ہے اور پھر اُس کی دوا کرتا ہے۔ تمباکو خون میں نکوٹین کی مقدار بڑھا دیتا ہے۔ جیسے ہی یہ مقدار کم ہوتی ہے انسان کو بے چینی محسوس ہوتی ہے۔ طبیعت میں غصہ اور چڑچڑاہٹ پیدا ہوجاتی ہے۔ جب انسان تمباکو استعمال کرتا ہے تو نکوٹین خون میں بڑھ جاتا ہے اور آدمی سکون محسوس کرتا ہے۔ یہ ایک وقتی سکون ہے جس کے پیچھے بڑی اذیت ناک تکالیف کا اندیشہ ہے۔ انسان کو اصل سکون صرف اللہ کے ذکر اور اُس کی اطاعت ہی سے حاصل ہوسکتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

اَلاَ بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد : 28)

''آگاہ ہوجاؤ اللہ کے ذکر سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں''۔

-5 ہم سگریٹ نہیں بلکہ حقہ یا شیشہ استعمال کرتے ہیں۔ اِس میں تمباکو پانی سے گزر کر آتا ہے، لہٰذا اس کے مضر اثرات ختم ہوجاتے ہیں۔

جواب : یہ بات درست نہیں کہ حقہ یا شیشہ میں تمباکو پانی سے گزرتا ہے لہٰذا اس کے مضر اثرات ختم ہوجاتے ہیں۔ بلکہ حقہ یا شیشہ میں نقصان یہ ہے کہ اس میں آدمی سگریٹ کے مقابلہ میں زیادہ دیر تک تمباکو نوشی کرتا ہے۔ اگر ایک گھنٹہ حقہ یا شیشہ استعمال کیا جائے تو 100 سگریٹ پینے کے برابر ہوتا ہے۔

-6 چھالیہ وغیرہ کا استعمال ہماری ثقافت کا حصہ رہا ہے۔ ہر گھر میں پاندان موجود ہوتا تھا اور پان کے ساتھ یا اُس کے بغیر چھالیہ استعمال کی جاتی تھی۔ پہلے تو کبھی ایسی بیماریوں سے لوگ دوچار نہیں ہوئے۔

جواب : تمباکو کا استعمال طویل عرصہ کے بعد اپنے اثرات دکھاتا ہے۔ گویا یہ ایک slow poison ہے۔ تمباکو ایسی خطرناک نشہ آور شے ہے کہ اِس کا چھوڑنا شراب اور کوکین سے بھی زیادہ مشکل ثابت ہوا ہے اور فوری نقصانات نہ ہونے کی وجہ سے لوگ اِسے استعمال کرتے رہتے ہیں اور بالآخر انتہائی مہلک امراض کی اذیت سے گزرتے ہیں۔

7- تمباکو کے استعمال کو تمام علماء تو حرام قرار نہیں دیتے لہٰذا اس کے استعمال کی گنجائش تو ہے۔

جواب : تمباکو کے استعمال کو اگر چند علماء نے حرام قرار دے دیا اور کچھ نے حرام قرار نہیں دیا تب بھی اِس کی صورت اب متشابہہ کی ہے اور بہتر یہی ہے کہ متشابہہ سے بھی اجتناب کیا جائے۔ فرمانِ نبوی ﷺ ہے :

اِنَّ الْحَلالَ بَيِّنٌ، وَاِنَّ الْحَرام بَيِّنٌ ، وَبَيْنَهُمَا اُمُوْرٌ مُّشْتَبِهَاتٌ لا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ . فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ فَقَدِاسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ . وَمَنْ وَّقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ ، كَالرَّاعِيْ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوْشِكُ اَنْ يَرْتَعَ فِيْهِ (بخاری، مسلم)

''بے شک حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور اِن دونوں کے درمیان کچھ باتیں مشتبہ ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے، پس جو آدمی اِن مشتبہ چیزوں سے بچ گیا تو اُس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچالیا اور جو آدمی اِن مشتبہ چیزوں میں پڑ گیا گویا وہ حرام میں داخل ہوگیا اور اُس کی مثال اُس چرواہے کی سی ہے جو اپنے ریوڑ کو (کسی اور کی) چراگاہ کے آس پاس چراتا ہے اور عین ممکن ہے کہ اُس کا ریوڑ اِس (چراگاہ) میں چرنے لگے''۔

ایک قابلِ غور نکتہ :

تمباکو یورپ میں دریافت ہوا اور وہیں سے پوری دنیا میں پھیلا۔ اہلِ مغرب کو اِس کی ہلاکت خیزی کا جیسے ہی علم ہوا، اُنہوں اپنے ہاں اِس کے استعمال کی روک تھام کے لئے کئی اقدامات کیے۔ اِس کے استعمال اور تشہیر کے خلاف سخت قوانین نافذ کیے۔ تعلیمی اداروں میں اِس کی ہلاکت خیزی سے آگاہی کے لئے کورسز منعقد کیے۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ لوگوں میں تمباکو کے نقصانات کا شعور پیدا کیا۔ پبلک مقامات اور ٹرانسپورٹ پر اِس کا استعمال ممنوع قرار دیا اور خلاف ورزی پر بھاری جرمانے عائد کیے۔ مغرب میں موجود تمباکو کی صنعت نے جب اپنے ہاں تمباکو کے کاروبار میں مشکلات پائیں تو اُنہوں افریقی اور ایشیائی ممالک کا رخ کیا اور زبردست تشہیری مہم کے ذریعہ تمباکو کے استعمال کو خوب پھیلا دیا۔ اپنے اشتہارات کے ذریعہ وہ خاص طور پر نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو تمباکو نوشی سے smart ہونے اور بڑی مہمات سر کرنے کی خوشخبریاں دیتے ہیں۔ موسیقی کی محافل شہر شہر منعقد کر کے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو جمع کر کے مفت سگریٹ فراہم کر کے سگریٹ نوشی کا عادی بناتے ہیں۔ وہ ہر سال اپنے کھاتے داروں کو 200 سے 300 فیصد منافع دیتے ہیں جس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ وہ کس قدر رقم بٹور کر اپنے ملکوں میں لے جارہے ہیں۔ غیر موافق حالات اور مسائل کی وجہ سے پاکستان میں کئی مفید صنعتیں بند ہوگئیں لیکن تمباکو کی صنعت دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ حکومتِ پاکستان کو ہر سال اِس صنعت سے 35 بلین روپے کی آمدنی ہو رہی ہے۔

حکومت سے اپیل :

1- حکومتِ پاکستان نے 2002ء میں ایک آرڈیننس کے ذریعہ تمباکو کے استعمال کے خلاف قانون سازی کی تھی۔ اِس قانون کے تحت تمام عوامی مقامات مثلاً ہسپتال ہوٹلز، سرکاری وغیر سرکاری دفاتر، تعلیمی ادارے، پارک، پبلک ٹرانسپورٹ، پبلک ٹوائلٹس، وغیرہ میں تمباکو نوشی ممنوع قرار دی گئی۔ اِسی طرح 18 سال سے کم عمر کے بچوں کو سگریٹ کی فروخت ممنوع قرار دی گئی۔ پاکستان ٹیلی ویژن پر صبح 6 بجے سے رات 12 بجے تک تمباکو کی مصنوعات کی تشہیر پر پابندی لگادی گئی۔ تعلیمی اداروں کے گردونواح میں 50 میٹر تک تمباکو کی سائن بورڈ یا کسی ذریعہ سے تشہیر پر پابندی لگادی گئی۔ بدقسمتی سے اِس آرڈیننس پر وزارتِ صحت نے عمل درآمد نہیں کرایا۔ حکومت سے اپیل کی جاتی ہے وہ ان قوانین پر سختی سے عمل درآمد کو یقینی بنائے۔

2- حفظانِ صحت کا اصل تقاضا تو یہ ہے کہ تمباکو کے استعمال پر مکمل پابندی لگادی جائے۔ البتہ جب تک ایسا کرنے کی جراءت نہ ہو تو کم از کم فوری طور پر تمباکو سے متعلق اشیاء کی قیمتوں میں خوب اضافہ کیا جائے تاکہ اُن کے استعمال کی حوصلہ شکنی ہو۔

علماء کرام سے دردمندانہ درخواست :

علمائے کرام سے مؤدبانہ درخواست ہے کہ وہ تمباکو کے مہلک اثرات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کے استعمال کے حوالے سے اپنی فقہی رائے پر پھر نظر ثانی فرمائیں۔ بہت سے لوگ تمباکو کا استعمال محض اِس لیے کرتے ہیں کہ وہ اِسے مکروہ سمجھتے ہیں۔

عوام الناس سے اپیل :

1- تمباکو کی روک تھام سے متعلق شرعی تعلیمات اور قوانین کو اچھی طرح سمجھیں تاکہ اِن تعلیمات وقوانین پر عمل درآمد کے لئے اپنا کردار ادا کرسکیں۔

2- اگر کسی پبلک مقام پر کوئی شخص تمباکو کا استعمال کرتا ہوا نظر آئے تو اِس کے خلاف بھرپور احتجاج کریں۔ مثلاً بس میں اگر کوئی شخص سگریٹ پیئے تو کنڈکٹر اور ڈرائیور سے احتجاج کیا جائے کہ ہمیں کیوں زہریلا دھواں جذب کرنے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ اِسی طرح ہوٹلز، ہسپتال غرض ہر پبلک مقام کی انتظامیہ سے احتجاج کیا جائے۔ عوامی دباؤ کے نتیجے میں ضرور اس حوالے سے احتیاط ہوگی اور ہمیں دھوئیں سے پاک فضا میں سانس لینا میسر آئے گا۔

3- ہم جس شخص کو بھی تمباکو استعمال کرتا ہوا دیکھیں تو دردمندی کے ساتھ اُسے اِس خراب عادت سے باز رہنے کی درخواست کریں۔ ہم مروت کی وجہ سے تمباکو کے استعمال سے دوسروں کو نہیں روکتے اور گویا انتہائی موذی بیماریوں کے ہاتھوں اُنہیں کرب واذیت میں مبتلا رہنے کے لئے چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ مروت نہیں بلکہ دشمنی ہے۔ حالانکہ حقیقی مروت اور اصل خیر خواہی تو یہ ہے کہ اپنے بھائی کو تمباکو کے مہلک اثرات سے بچانے کی کوشش کریں۔

4- تمباکو کے استعمال کے خلاف جو بھی لٹریچر، کیسٹس اور CDs ہوں اُنہیں زیادہ سے زیادہ عام کرنے کی کوشش کریں۔ تمباکو کے کثرت سے استعمال کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ لوگوں کو اِس کے خطرناک اثرات اور اِس حوالے سے قرآن وحدیث کی رہنمائی سے آگاہی نہیں۔ یہ آگاہی پیدا کرنا ہمارا دینی واخلاقی فریضہ ہے۔

5- ہمیں گھروں کو تمباکو سے پاک مقام قرار دے دینا چاہیئے۔ طے کرلیں کہ ہمارے گھر میں کوئی فرد سگریٹ، تمباکو، پان، چھالیہ، گٹکا، پان مصالحہ جات، حقہ وغیرہ استعمال نہیں کرے گا۔ اپنے مہمانوں کو بھی آگاہ کردیں کہ وہ ہمارے گھر کی حدود میں تمباکو کے استعمال کی ہر صورت سے پرہیز کریں۔ اگر ممکن ہو تو ایسی ہی پابندی اپنے دفاتر کے لئے بھی اختیار کرلیں۔

تمباکو استعمال کرنے والوں سے گزارش :

1- تمباکو استعمال کرنے والے طے کرلیں کہ اُنہوں نے ہر صورت میں اللہ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنی ہے۔ پیسہ کے ضیاع اور اپنی صحت کو نقصان پہنچانے کے عمل سے وہ یہ مقصد حاصل نہ کرسکیں گے۔

2- اللہ کی عطا کردہ عبادات کو بری عادات چھوڑنے کا ذریعہ بنائیں۔ روزہ کے دوران اگر بارہ تیرہ گھنٹے تمباکو استعمال نہیں کرتے تو بعد میں بھی اپنے آپ کو اِس بری عادت سے روک سکتے ہیں۔ کسی بھی عبادت کی قبولیت کی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ انسان کی اصلاح کردے۔ اگر رمضان، اعتکاف، حج سے پہلے بھی انسان کسی بری عادت میں مبتلا تھا اور بعد میں بھی ہو تو اِس کا مطلب ہے کہ ان عبادات نے اُس پر کوئی اثر نہیں ڈالا۔

3- اللہ سے استقامت کی دعا کرکے، تمباکو کے استعمال سے توبہ کرلیں اور تمباکو کے استعمال کو مکمل طور پر ایک ہی بار ترک کرنے کا فیصلہ کرلیں۔ کچھ روز کی تکلیف ہوگی جس کے لیے متعلقہ ادویات بھی استعمال کی جاسکتی ہیں لیکن فیصلہ کن عامل اللہ پر توکل اور مضبوط قوت ارادی ہے۔

4- تمباکو کے استعمال سے باز رہنے کے لیے ایسے لوگوں کی صحبت چھوڑنی ہوگی جو تمباکو استعمال کرتے ہیں۔ اگر ایسے لوگوں کی صحبت میں رہے تو وہ دوبارہ اِس بری عادت میں مبتلا کردیں گے۔

5- تمباکو کے استعمال سے باز رہنے کی ایک اہم تدبیر یہ ہے کہ دوسروں کو اِس سے دور رہنے کی تلقین کی جائے۔ کسی برائی کے خلاف انسان کا جذبہ بیدار رکھنے اور خود کو اِس سے محفوظ رکھنے کا سب سے مؤثر ذریعہ اِس برائی کے خلاف تبلیغ ہے۔

حرفِ آخر :

ہمیں اللہ کی عطا کردہ نعمتوں پیسہ اور صحت کی قدر کرنا چاہیئے۔ پیسہ کو سگریٹ کی صورت میں جلا کر ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ صحت کی قدر جاننی ہو تو ہسپتالوں میں جا کر اُن مریضوں کی حالتِ زار دیکھی جائے جو کینسر، دمہ اور دل کی بیماریوں میں تڑپ رہے ہیں۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ، شَبَابَکَ قَبْلَ هَرَمِکَ، وَصِحَّتَکَ قَبْلَ سَقَمِکَ، وَغِنَاکَ قَبْلَ فَقْرِکَ، وَفَرَاغَکَ قَبْلَ شُغْلِکَ، وَحَيَاتَکَ قَبْلَ مَوْتِکَ

(مستدرک الحاکم)

’’پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو۔ جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، دولت مندی کو تنگ دستی سے پہلے، فرصت کو مصروفیت سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے‘‘۔

آج معاشرہ میں ایسے لوگ ہیں جو کچھ کھا ہی نہیں سکتے۔تمباکو سے منہ سکڑ گیا ہے اور اب صرف **Liquid** غذاؤں پر گزارا ہے۔کئی ایسے ہیں کہ جنہیں سانس لینے میں انتہائی تکلیف ہوتی ہے۔کئی ایسے ہیں کہ حلق کے کینسر کی وجہ سے بات کرنے کے قابل نہیں۔کئی ایسے ہیں کہ سرطان کے موذی امراض کی وجہ سے اذیت ناک زندگی بسر کر رہے ہیں۔خدارا صحت کی قدر کیجئے اور خود کو تمباکو کے استعمال سے دُور کر لیجئے۔اگر ہم فوری توبہ کریں گے تو اللہ ضرور ہماری توبہ قبول فرمائے گا۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

اِنَّمَا التَّوبَۃُ عَلَی اللّٰہِ لِلَّذِیۡنَ یَعۡمَلُونَ السُّوٓءَ بِجَھَالَۃٍ ثُمَّ یَتُوۡبُوۡنَ مِنۡ قَرِیۡبٍ فَاُولٰٓئِکَ یَتُوۡبُ اللّٰہُ عَلَیۡھِمۡ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیۡماً حَکِیۡماً ﴿ (النساء : 17)

’’اللہ اُنہیں لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو نادانی سے بُری حرکت کر بیٹھتے ہیں پھر
جلد توبہ کر لیتے ہیں پس ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ مہربانی کرتا ہے اور وہ سب کچھ
جانتا (اور) حکمت والا ہے‘‘۔

اور اگر ہم نے توبہ نہ کی تو پھر ممکن ہے کہ وہ صورت ہو جائے جس کا ذکر اس آیت میں ہے :

وَلَیۡسَتِ التَّوۡبَۃُ لِلَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ السَّیِّاٰتِ ۚ حَتّٰۤی اِذَا حَضَرَ اَحَدَھُمُ الۡمَوۡتُ
قَالَ اِنِّیۡ تُبۡتُ الۡئٰنَ وَلَا الَّذِیۡنَ یَمُوۡتُوۡنَ وَھُمۡ کُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِکَ اَعۡتَدۡنَا لَھُمۡ
عَذَابًا اَلِیۡمًا ﴿ (النساء : 18)

’’اور ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں ہوتی جو (ساری عمر) بُرے کام کرتے رہے یہاں تک کہ
جب اُن میں سے کسی کی موت آموجود ہو تو اُس وقت کہنے لگے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور
نہ اُن کی (توبہ قبول ہوتی ہے) جو کفر کی حالت میں مریں۔ایسے لوگوں کیلئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے‘‘۔

آیئے اللہ سے دعا کریں

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لَنَا خَطۡیِنَا وَجَھۡلَنَا وَاِسۡرَافَنَا فِیۡ اُمُوۡرِنَا وَمَا اَنۡتَ اَعۡلَمُ بِہٖ مِنَّا اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لَنَا ھَزۡلَنَا وَجِدَّنَا وَخَطَئَنَا وَعَمَدَنَا وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنۡدَنَا

اے اللہ! معاف فرمادے ہماری خطا، ہماری نادانی اور ہمارے معاملات میں ہماری زیادتی اور (وہ گناہ) جو تو ہم سے زیادہ جانتا ہے۔اے اللہ! معاف کردے (وہ گناہ) جو مذاق میں کیے، عادت سے کیے، بھول کر کیے اور جانتے بوجھتے کیے اور یہ سب عیب ہمارے اندر ہیں۔آمین

اس تحریر کو مرتب کرنے کے لئے ہمیں پروفیسر ڈاکٹر جاوید خان صاحب نے انتہائی گراں قدر معلومات فراہم کیں۔اس کے لئے ہم اُن کے انتہائی شکر گزار ہیں۔

مَنۡ جَآءَ ہُ الۡمَوۡتُ وَ ھُوَ یَطۡلُبُ الۡعِلۡمَ لِیُحۡیِیَ بِہِ الۡاِسۡلَامَ فَبَیۡنَہٗ وَ بَیۡنَ النَّبِیِّیۡنَ دَرَجَۃٌ وَّاحِدَۃٌ فِی الۡجَنَّۃِ

’’جس کو موت آئی اس حال میں کہ وہ علم حاصل کر رہا تھا تاکہ اس کے ذریعہ اسلام کو زندہ کرے تو اس کے اور انبیاء کے

درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا‘‘۔ (الدارمی ، الطبرانی)

صارفین کے حقوق اور تمباکو

-1 صارفین کا بنیادی حق ضروریاتِ زندگی کی فراہمی ہے جس میں صحت کو ترجیحی اہمیت حاصل ہے۔تمباکو اور اس جیسی دیگر مصنوعات صحت کے لیے انتہائی نقصان دہ ہیں۔تمباکو نوشی نہ صرف اس کا استعمال کرنے والوں کے لیے زہر ہے بلکہ اردگرد بیٹھے ہوئے غیر تمباکو نوش افراد بھی اس بالواسطہ تمباکو نوشی (Passive smoking) کی وجہ سے متاثر ہوتے ہیں،اس بناء پر دنیا کے بیشتر ممالک میں بند جگہوں میں تمباکو نوشی کی سخت ممانعت ہے۔

-2 صارفین کا یہ حق ہے کہ انہیں نقصان پہنچانے والی مصنوعات سے تحفظ فراہم کیا جائے ،انہیں تمباکو کے استعمال کے مضمرات سے آگاہ کیا جائے اور تمباکو استعمال کرنے کے ترغیبی اشتہارات کو روکا جائے۔

-3 تمباکو کے نقصانات سے آگاہ نہ کرکے صارفین کے غیر جانبدارانہ معلومات کے حق کو پامال کیا گیا، دلکش اشتہارات کے بعد آخر میں ایک چھوٹا سا انتباہ کوئی معنی نہیں رکھتا کیوں کہ نوجوانوں کے ذہن کو اشتہارات متاثر کرتے ہیں نہ کہ وارننگ۔

-4 صارفین یہ حق رکھتے ہیں کہ غیر محفوظ اشیاء و خدمات کے باعث انہیں پہنچنے والے نقصان کا ازالہ ہو مگر تمباکو کے استعمال کے براہِ راست اور بالواسطہ نقصانات کی تکافی کا کوئی نظام موجود نہیں ہے۔اس کی وجہ سے پہنچنے والے نقصانات کو کسی عدالت میں ثابت کرنا انتہائی مشکل ہے۔

-5 صحت مند ماحول صارفین کا حق ہے۔تمباکو کی فصل پر ہونے والے کیمیائی ادویات کے چھڑکاؤ سے لے کر اس کی صنعتی پیداوار تک ماحول پر نہایت برے اثرات پڑتے ہیں۔تمباکو کو بنانے والے ادارے چند درخت لگا کر اپنی سماجی ذمہ داریوں سے بری الذمہ نہیں ہو سکتے۔

www.hamditabligh.net

طبع اوّل (جولائی 2007ء) 1000 زیرِ اہتمام انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی

کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

-1 قرآن اکیڈمی، خیابان راحت، درخشاں، فیز6، ڈیفنس فون: 23-5340022

-2 11 - داؤد منزل' نزد فریسکو سوئیٹ' آرام باغ فون :2216586 - 2620496

-3 حق اسکوائر' عقب اشفاق میموریل ہسپتال' بلاک 13-C' گلشنِ اقبال فون:65-4993464

-4 دوسری منزل، حق چیمبر، بالمقابل بسم اللہ تقی ہسپتال، کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی فون: 4382640

-5 قرآن مرکز، نزد مسجد طیّبہ، سیکٹر 35/A، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4 فون: 5078600

-6 A-360، بلاک-D، نزد اسلم مارکیٹ، نارتھ ناظم آباد فون:6034671، 0321-9206874

-7 فلیٹ نمبر 202، ماریہ اپارٹمنٹ، نزد ناگن چورنگی، نارتھ کراچی فون: 6034673

-8 قرآن مرکز B-181، بالمقابل زین کلینک، نزد مادام اپارٹمنٹس، چھوٹا گیٹ، شارع فیصل۔ 4591442

-9 قرآن اکیڈمی یٰسین آباد، فیڈرل بی ایریا بلاک 9 فون:6806561 - 6337346

-10 بیسمنٹ، سالقین بسیرا، بلاک 14، گلستانِ جوہر۔ فون:0321-9261317

-11 قرآن مرکز، R-20، پاپوش فاؤنٹین، فیز2، گلزارِ ہجری، KDA اسکیم 33 فون :4645101

-12 متصل محمدی آٹوز، اسلام چوک، سیکٹر 11/2 ، اورنگی ٹاؤن۔فون: 0320-5063398

-13 قرآن مرکز لانڈھی، مکان نمبر 861، سیکٹر 37-D، لانڈھی نمبر 2، نزد رضوان سوئیٹس

-14 رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ، یونیورسٹی روڈ۔ فون: 8143055